بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

[redacted]

احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور (یو کے)

15 Stanley Avenue, Wembley, UK, HA0 4JQ

امام اور ناظم 020 8903 2689 صدر 020 8524 8212

سیکریٹری 01753 692654 دار الکتب 01753 675182

email: AAII@saziz.globalnet.com Fax: 0870 131 9340

بلیٹن جون ۲۰۰۵ء

جون میٹنگ

جائے وقوع:۔ دار السلام

تاریخ:۔ ۵ جون ۲۰۰۵ء

وقت:۔ ۳ بجے سہ پہر

موضوع:۔ قرآن کریم کی ۱۰ آخری سورتیں

باقاعدہ سرگرمیاں

درسِ قرآن / حدیث: جمعہ شام ۲:۳۰ بجے

میٹنگ منتظمہ: ہر ماہ کی پہلی اتوار شام ۲ بجے

فہرست مضامین

اخبارِ احمدیہ صفحہ ۱

اخبارِ احمدیہ

الیکشن کا نوٹس

جولائی کی میٹنگ جماعت انگلستان کی سالانہ مجلس عامہ ہوگی۔ اس سال اِس میٹنگ میں مجلسِ مُنتظمہ کا چُناؤ بھی ہوگا۔ ڈاکٹر مُجاہد سعید نے کمال مہربانی سے الیکشن افسر ہونا منظور کر لیا ہے۔ جن احباب کو آپ نامزد کرنا چاہتے ہیں اُن کے نام ڈاکٹر صاحب کو بھیجیں۔ چُناؤ مندرجہ ذیل عہدادران اور ممبران کا ہوگا۔

۱: صدر

۲: سیکریٹری

۳: خزانچی

۴: مُنتظمہ کے پانچ ممبران

نامزدگی کے خط میں تجویز کرنے والے اور تائید کرنے والے کی پوری تفصیل کے ساتھ امیدوار کے متعلق ایک مُختصر رپورٹ دی جاسکتی ہے۔

تمام تجویز کرنے والوں، تائید کرنے والوں اور امیدواروں کا بیعت شدہ ہونا اور باقاعدہ جماعت کو چندہ دینا ضروری ہے۔ جس کسی نے تین مہینے چندہ نہیں دیا وہ نہ امیدوار ہو سکتے ہیں، نہ کسی کو بطور امیدوار تجویز کر سکتے ہیں، نہ تائید اور نہ ہی ووٹ دے سکتے ہیں۔ پچھلے واجب الادا چندے کی ادائیگی اس الیکشن میں حصہ لینے کا حقدار نہیں بنادے گی۔

سوائے اُن تفصیلات کے جو تجویز کرنے والے نے تیار اور الیکشن افسر نے جماعت میں تقسیم کی ہوں دوسری کسی طرح کسی بھی ذریعے سے ووٹ طلب کرنے کی ممانعت ہے۔ کسی بھی امیدوار، تجویز یا تائید کرنے والے کے بارے میں ایسا ثبوت ملنے پر امیدوار کا نام الیکشن سے خارج کر دیا جائے گا۔

حضرت امیر کا دورہ انگلستان

رپورٹ از ڈاکٹر زاہد عزیز

۱: جلسہ ووکنگ

حضرت امیر ڈاکٹر عبدالکریم سعید پاشا ۲۰ اپریل کو یو ایس اے سے انگلستان پہنچے۔

۲۳ اپریل کو ووکنگ کے نزدیک نیو ہا کے مقام پر محترم اظہر الدین احمد اور اُن کی اہلیہ سمیرا نے بڑی محنت سے ایک عام جلسے کا انتظام کیا تھا۔ (محترم اظہر الدین راولپنڈی کے جناب فخر الدین کے صاحبزادے ہیں) مقامی معززین کو دعوت تھی اور وہ جلسے میں شریک بھی ہوئے۔ اِن میں دو مقامی میئر، اُس علاقے کے ممبر پارلیمنٹ، جناب فیلپ ہمنڈ، اور ممبر یورپی پارلیمنٹ شامل تھے۔ ممبران جماعت کے علاوہ بہت سے غیراز جماعت احباب مسلمان اور غیر مسلم، جیسا کہ دو پادری

بھی سامعین میں شامل تھے۔

مقامی اخبارات میں جلسے کا اعلان کیا گیا تھا اور کچھ لوگ یہ اشتہار دیکھ کر بھی جلسے میں شامل ہوئے۔ ہال میں ۱۱۰ مہمانوں کے لئے جگہ حاضرین کے لئے کافی نہ تھی۔ سٹیج پر ڈاکٹر محمد احمد حامی صاحب، میں (زاہد عزیز)، مسز جمیلہ خان (صدر یو کے جماعت)، حضرت امیر اور مقامی میئر تھے۔ میں نے اپنی تقریر میں سابقہ ووکنگ مسلم مشن جو کہ ۱۹۱۳ء سے چھٹی دہائی تک لاہوری احمدیوں نے چلایا تھا اُس کی نمایاں کامیابیوں کا ذکر کیا۔ میں نے بتایا کہ اِس مشن نے کس طرح سخت روایتی مزاج کے برٹش لوگوں کا رجحان اسلام کی طرف کیا اور یہ کہ اُن لوگوں نے خود کیا کہا کہ وہ کیوں مسلمان ہوئے۔ ووکنگ مشن نے دِکھایا کہ کس طرح ایک شخص ایک ہی وقت میں برٹش اور مسلمان ہوسکتا ہے۔ میں نے اپنی تقریر کی بُنیاد پر ایک لیفلیٹ تیار کیا تھا جس میں اِس تقریر کا خلاصہ تھا اور آخر میں یہ تقسیم کیا گیا۔

اس کے بعد حضرت امیر نے ایک تقریر کی جس میں بتایا کہ اسلامی تعلیمات کی پیروی کر کے اور ذکر الٰہی سے انسان کس طرح قربتِ الٰہی حاصل کر سکتا ہے۔ اُنہوں نے جس انداز میں یہ تصور پیش کیا وہ غیر مسلم احباب کو بھی بھایا۔ حضرت امیر نے اِس بات پر بھی زور دیا کہ اسلام کے متعلق یہ خیال کہ یہ تشدد کی تعلیم دیتا ہے غلط ہے اور یہ کہ مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ دکھائیں کہ تعلیم اسلام یہ ہے کہ وہ دوسروں سے پُرامن طریق پر رہیں۔ آپ نے حضرت مسیح موعود سے لے کر اس زمانے تک اسلام کو امن اور عقل و دانش نہ کہ متشدد اور جنونی مذہب کے طور پیش کرنے میں تحریک احمدیہ کے رول کو اُجاگر کیا۔ اس کے بعد میئر نے تقریر کی جس میں اُنہوں نے بتایا کہ کس طرح وہ اور مقامی حکومت کوشش کر رہے ہیں

رَنیمیڈ کے میئر اجلاس سے خطاب کر رہے ہیں۔ حضرت امیر ڈاکٹر عبدالکریم سعید اور مسز جمیلہ خان صدر جماعت احمدیہ لاہور

کہ مسلمان سمجھیں کہ وہ بھی مکمل طور پر اس سماج کا حصہ ہیں۔ اس کے بعد حاضرین کو سوالات کی دعوت دی گئی۔

رسمی اجلاس کے بعد حاضرین نے مُنتظمان کی طرف سے پیش کردہ ایک پُرتکلف عصرانے میں حصہ لیا جس میں طرح طرح کے کھانے اور مشروبات کا انتظام تھا۔ مہمانوازی بہت فیاضی سے کی گئی تھی اور سب اِس سے لُطف اندوز ہوئے اور حاضرین کو موقع بھی مِلا کہ وہ ایک دوسرے سے ملیں اور تبادلہ خیالات کریں۔ حضرت امیر بھی لوگوں سے گھُل مِل گئے اور اُن کے سوالات کے جواب دیتے رہے۔

یو کے جماعت اس اجلاس میں حضرت امیر کی موجودگی اور اس کی کامیابی میں اُن کا جو حصہ ہے اُس کے لئے اُن کی شُکر گزار ہے۔ وہ سب لوگ جنہوں نے اس جلسے کے انتظامات میں حصہ لیا خاص طور پر محترم اظہر صاحب وہ ہمارے شکریہ کے مُستحق ہیں۔

۲: جلسہ سلاؤ

۳۰ اپریل بروز ہفتہ سلاؤ میں جو کہ لندن سے نزدیک ایک شہر ہے حضرت امیر کے دورہ انگلستان کے اعزاز میں ایک ڈنر دیا گیا۔ اس ڈنر کی مُنتظم اور میزبان مسز اختر جبین عزیز (دُختر حضرت مولانا عبدالحق ودیارتھی) تھیں۔ حاضرین کی تعداد ۶۰ کے لگ بھگ تھی۔ گو اکثریت جماعت کے احباب کی تھی لیکن چند ایک غیر از جماعت دوست اور غیر مسلم احباب بھی موجود تھے۔

جلسہ عصر کی نماز جس کی امامت حضرت امیر نے کی، کے ساتھ شروع ہوا۔ اس کے بعد ڈاکٹر زاہد عزیز نے مُختصراً جماعت کی تاریخ بیان کی۔ اُنہوں نے بتایا کہ کس طرح حضرت ڈاکٹر سعید احمد صاحب نے ۱۹۷۵ء سے

عید میلاد النبی کے اجلاس میں شامل حاضرین حضرت مسیح موعود کے الہام 'میں تیری تبلیغ کو دُنیا کے کناروں تک پہنچا دوں گا' کا منظر پیش کر رہے ہیں۔

حضرت امیر ڈاکٹر عبدالکریم سعید پاشا دارالسلام ویمبلے میں جلسہ عید میلاد النبی سے خطاب فرما رہے ہیں

انگلستان کے دورے شروع کئے اور وہ دوسرے ممالک بھی تحریک احمدیہ کی شاخیں قائم کرنے گئے۔ اس سے پہلے مختلف ممالک (یوکے، ٹرینیڈاڈ، سرینام، فجی وغیرہ) میں جماعت دوسرے ناموں جیسا کہ 'مسلم ایسوسی ایشن' وغیرہ کے تحت کام کرتی تھی اور غیر از جماعت مسلمانوں کے ساتھ تعاون بھی کرتی تھی لیکن ۱۹۷۴ء کے بعد، جبکہ پاکستان میں احمدیوں کو کافر قرار دے دیا گیا، یہ ناممکن ہو گیا۔ تب حضرت ڈاکٹر سعید احمد خانصاحب اور مرکزی انجمن نے فیصلہ کیا کہ ہمارے ممبران کی تنظیم نو احمدیہ انجمن اشاعت اسلام کے نام اور جھنڈے تلے کی جائے۔ اس طرح انگلستان میں جماعت احمدیہ قائم ہوئی۔ ڈاکٹر زاہد عزیز نے شیخ محمد طفیل صاحب مرحوم کی اعلیٰ مشنری اور تحریری خدمات کو بھی سراہا۔

حضرت امیر کی تقریر اجلاس کا مین خطاب تھا۔ آپ نے زور دیا کہ اسلامی عبادات کو دل سے ادا کرنا بہت ضروری ہے اور یہ صرف جسمانی حرکات کا نام نہیں۔ اُنہوں نے تفصیل سے بتایا کہ بڑے وسیع پیمانے پر اسلام کی ایک مسخ شدہ تصویر یہ کہہ کر پیش کی جا رہی ہے کہ اسلام اپنے پیروں کو تشدد اور مذہبی جنونی بننے اور عورتوں کو طاقت سے دبانے کی تعلیم دیتا ہے۔ حقیقت میں اسلام مسلمانوں کو صرف اپنے دفاع میں لڑنے کی اجازت دیتا ہے جارحانہ کاروائیوں کی نہیں۔ جہاں تک خواتین کا تعلق ہے اسلام ایک ایسے معاشرے میں نازل ہوا جہاں عورت مرد کی ملکیت سمجھی جاتی تھی۔ اسلام نے خواتین کو پورے حقوق دیئے اور مردوں کے ساتھ برابری عطا فرمائی۔ اسلام کی ابتدائی تاریخ میں خواتین مردوں کے شانہ بشانہ کام کرتی تھیں۔ حضرت امیر نے اس بات پر بھی زور دیا کہ اسلام ساری انسانیت کی وحدانیت کی تعلیم دیتا ہے اور قوموں میں نسل، رنگ یا مذہب کی بنا پر تعصب کا قائل نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ مکہ شریف میں خانہ کعبہ زمین پر خداتعالیٰ کی عبادت کا اولین مرکز تھا اور حج ساری قوموں، ملکوں اور رنگوں کے لوگوں کے اتحاد اور امن کا عظیم الشان نظارہ پیش کرتا ہے۔

حضرت امیر نے اعلان فرمایا کہ دوسرے ملکوں میں رہنے والے احمدی اُس ملک میں آباد دوسری قوموں کے ساتھ امن کے ساتھ رہیں اور قانون کا احترام کرنے والے شہری بنیں اور اپنے اپنے مُلکوں میں آباد دوسری قوموں کے لوگوں کی بہتری کے لئے کام کریں۔

حضرت امیر کی تقریر کے بعد عشائیہ پیش کیا گیا۔ کھانے کے دوران حضرت امیر مہمانوں سے گھل مل گئے اور مُستقبل میں جماعت کی توسیع و ترقی کے متعلق بات چیت کرتے رہے۔ مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کی گئیں اور اس کے بعد یہ تقریب رات ۹:۳۰ کے لگ بھگ ختم ہوئی۔ تمام کاروائی ٹیپ اور وڈیو پر ریکارڈ کی گئی۔

۳: عید میلاد النبی ویمبلے

پہلی مئی بروز اتوار جماعت احمدیہ لاہور شاخ انگلستان نے اپنے مرکز دارالسلام، ویمبلے میں ۳:۰۰ بعد از دوپہر سے لے کر ۶:۳۰ تک عید میلاد النبی منائی۔ حضرت امیر بھی بطور مہمان خصوصی موجود تھے۔

پروگرام کے پہلے حصے میں کئی ایک بچوں نے جن کی عمریں ۵ سے لے کر ۱۰ سال تک تھیں حصہ لیا اور حضرت نبی کریم ﷺ کی زندگی کے متعلق اپنے تیار کردہ چھوٹے چھوٹے مقالے پڑھے۔ حاضرین میں سے کچھ بالغان نے آپ ﷺ کی شان میں قصیدے پیش کئے۔

اس کے بعد حضرت امیر نے حاضرین سے خطاب فرمایا۔ اُنہوں نے اپنے خطاب کے

حضرت امیر اور ڈاکٹر زاہد عزیز سلاؤ جلسہ میں

شروع میں اِس بات پر مُسرت کا اظہار کیا کہ اِس پروگرام میں بچوں نے اتنے جوش خروش سے حصہ لیا۔ اُنہوں نے والدین پر زور دیا کہ وہ بچوں کو چھوٹی عمر سے ہی دین کا علم دیں اور اُن میں اسلام اور جماعت میں دلچسپی پیدا کریں۔

اپنے اصل موضوع کے لئے حضرت امیر نے قرآن کی آیت 'اگر تم اللہ کو چاہتے ہو تو میری پیروی کرو تو تم خدا تعالیٰ کے محبوب بن جاؤ گے اور وہ تمہیں گناہوں سے بچائے گا' (۳۱:۳) کو لیا۔ انہوں نے زور دیا کہ ہمیں اپنی زندگی میں عملی طور پر نبی کریم ﷺ کی پیروی کرنی ہوگی نہ کہ صرف صرف قصیدے پڑھ کر بات ختم کر دیں۔ آپ نے نبی کریمؐ سے پہلے گزرے گئے انبیاء کا ذکر کیا اور دکھایا کہ کس طرح اُن سب کے مشن محدود تھے۔ حضرت نبی کریمؐ کا مشن تمام انسانیت کے لئے ہے۔ نبی کریمؐ نے دین کی تکمیل کی اور اسی لئے آپ آخری نبی ہیں۔ حضرت امیر نے اللہ تعالیٰ کی صفات اور اُن کی اہمیت پر بھی روشنی ڈالی۔

حضرت امیر کی تقریر کے بعد حاضرین کو پُر تکلف چائے اور سنیک وغیرہ پیش کئے گئے۔ عصرانے کے بعد آپ نے نماز عصر پڑھائی۔ جماعت کے ہر ممبر نے پوری کوشش کی کہ وہ حضرت امیر سے مل سکیں اور کئی احباب سو سو میل سے زیادہ سفر کر کے دار السلام مُلاقات کے لئے تشریف لائے۔ حاضرین کی تعداد ۱۱۵ کے قریب تھی۔

جلسے سے پہلے حضرت امیر جماعت کے

سلاؤ جلسے کا ایک منظر

انتظامی امور کے متعلق صلاح مشورے میں مشغول تھے۔ آپ نے صبح ۳:۳۰ اُٹھ کر کام شروع کیا تھا اور عشاء کی نماز کے بعد تک مصروف رہے۔

انشاءاللہ اگلے شماروں میں حضرت امیر کے دورے کی مزید تفصیلات اور تقاریر پیش کی جائیں گی۔

اخبارِ بلادِ غیر

جرمنی

چوہدری ریاض احمد صاحب، امام برلن مسجد، اطلاع دیتے ہیں:

'خدا کے فضل سے ایک اور جرمن خاتون نے اسلام قبول کر لیا ہے۔ مونیکا ڈایان شروڈر کو یاسمین کا اسلامی نام دیا گیا ہے۔ تمام احباب سے درخواست ہے کہ دُعا کریں کہ محترمہ ایک متقی اور پرہیزگار مسلمان بن جائیں۔ جن خاتون نے پچھلے ماہ اسلام قبول کیا تھا وہ اتوار کو درسِ قرآن میں تشریف لائیں۔ اُنہوں نے کئی بڑے دلچسپ سوال پوچھے جن کے جوابات اُن کی تسلی کے مطابق دے دیئے گئے۔ وہ (اِن جوابات سے) بہت خوش ہوئیں اور ہر ماہ آنے کا وعدہ کر کے تشریف لے گئیں۔'

یو ایس اے

اکبر عبداللہ لکھتے ہیں:

'۱۰ نومبر ۲۰۰۴ء کی صبح مجھے فوری طور پر ہسپتال لے جانا پڑا اسلئے کہ میرے بلڈ پریشر اور دِل کی دھڑکن میں اچانک سخت کمی ہوگئی۔ دِل کی دھڑکن درست کرنے کے لئے ایک عارضی پیس میکر لگایا گیا اور اگلے روز مجھے میرے ہسپتال منتقل کر دیا گیا جہاں پیس میکر نکال کر انجیو پلاسٹی کر کے بلاک ہوئی جگہ ایک سٹینٹ لگایا گیا۔ نمونیے کیوجہ سے مجھے دس روز ہسپتال رہنا پڑا۔ یہ سب کچھ کسی وارننگ کے بغیر ہوا اسلئے میں کسی بھی دوست سے دُعا کے لئے نہ درخواست کر سکا۔ لیکن بھائی احمد نواز نے حضرت امیر کے لئے پیغام چھوڑا اور کئی بھائیوں اور بہنوں نے فون یا ای میل کے ذریعے ہسپتال میں میری خیریت دریافت کی۔

۵ ماہ بعد مجھے کچھ درد محسوس ہونے لگی اور ٹریڈ مِل ٹسٹ سے علم ہوا کہ جس جگہ سٹینٹ لگایا گیا تھا وہاں کچھ خرابی تھی۔ میرا کارڈیولوجسٹ تو پہلی اپریل کو ہی میرا اپریشن کرنا چاہتا تھا لیکن میں نے اُسے اپریشن ملتوی کرنے پر راضی کر لیا تا کہ میں اپنی بھتیجی کی شادی میں شامل ہو سکوں اور اس کے بعد حضرت امیر، جنہوں نے بلالی مسلمانوں کے لیڈروں سے مُلاقات کے لئے شکاگو آنا تھا اور اُن کو ایک زبردست پیغام دینا تھا۔ اُن کی میزبانی کا حق ادا کر سکوں۔ الحمدللہ میں کسی خاص تکلیف کے بغیر یہ دونوں کام سرانجام دے پایا۔

میں جانتا ہوں کہ حضرت امیر سے ہر معانقہ کے ساتھ میرے اندر ایک روحانی توانائی مُنتقل ہوتی رہی۔

اب اپریشن کے لئے ۱۰ مئی کا دِن مقرر ہوا ہے۔ چونکہ اس میں بھی عملِ جراحی ہوگا میں آپ سب سے درخواست کرتا ہوں کہ دُعا کریں کہ اِس کا نتیجہ تسلی بخش ہو۔'

نوٹ: اکبر عبداللہ صاحب نے فون پر اطلاع دی ہے کہ وہ اب ایک کامیاب اپریشن کے بعد گھر آ گئے ہیں اور رُو بہ صحت ہیں۔ الحمدللہ